روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۴- ماہ رجب ۱۳۶۰ھ

"مفکر احرار" کی علماء کے خلاف درشت کلامی

یوں تو آج کل کے "علماء" ان لوگوں کو بھی ایک آنکھ نہیں بھاتے۔ جو بظاہر ان کے معتقد کہلاتے ہیں۔ لیکن جب ان لوگوں کے پیش نظر احمدیت کی مخالفت ہو تو پھر اپنے آپ کو انہی علماء کے بڑے فداکار اور جان نثار ظاہر کرتے ہیں۔ اس وقت علماء سے اخلاص اُبلا پڑتا ہے۔ اور وہ یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ علما کے خلاف کوئی سچی بات سُننا بھی انہیں گوارا نہیں ؛

یہ حالت احرار پر اس وقت خصوصیت کے ساتھ وارد ہوئی۔ جب انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف لنگر لنگوٹے کس کر یہ اعلان کیا۔ کہ ہم احمدیت کو دُنیا سے مٹا کر دم لیں گے۔ اس وقت جہاں انہوں نے عام لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے اور کئی طریقے اختیار کئے۔ وہاں اس فرسُودہ حربہ سے بھی کام لیا۔ کہ حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء کے خلاف سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اور ان کی بے حد ہتک کر کے مسلمانوں کی دلآزاری کی ہے۔ مگر احرار کا یہ ادعا اُسی طرح باطل تھا جس طرح جماعت احمدیہ کے خلاف ان کے دوسرے دعوے ؛

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ لکھا۔ ان علماء کے متعلق لکھا۔ جو آپ کے خلاف اپنی بدزبانی اور ایذارسانی میں حد سے بڑھ گئے۔ اور جن کے اندرونی گند کا پل ٹوٹ گیا تھا۔ مگر باوجود اس کے ان کے حق میں وُہ الفاظ استعمال کئے گئے جو محل پر چسپاں تھے۔ اور واقعات کے مطابق اور عین ضرورت کے وقت لکھے گئے۔ اس کا ثبوت انہی حوالوں سے بھی مل سکتا ہے۔ جنہیں مخالفین بطور اعتراض پیش کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ لیس کلامنا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم (الہدیٰ صفحہ ۶۸) یعنی ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے۔ نیک علماء اس سے مستثنیٰ ہیں۔ پھر فرماتے ہیں :- نعوذ باللّٰہ من ھتک العلماء الصالحین وقدح الشرفاء المھذبین سواء کانوا من المسلمین او المسیحیین او الاریہ (لجۃ النور صفحہ ۶۷)

یعنی ہم صالح علماء کی ہتک کرنے اور مہذب شرفاء کے متعلق طعنہ زنی کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خواہ اس قسم کے شریف الطبع لوگ مسلمانوں میں سے ہوں۔ یا مسیحیوں سے یا آریوں میں سے۔

پیش کردہ حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف اُن علماء کو کسی قدر سخت الفاظ میں مخاطب فرمایا۔ جو ان سے بھی بہت زیادہ سخت الفاظ کے مستحق تھے۔ اور خود مسلمان انہیں ایسے ہی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اخبار اہلحدیث ۱۷- نومبر ۱۹۱۱ء لکھ چکا ہے۔" افسوس ہے ان مولویوں پر جن کو ہم ہادی رہبر اور ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ ان میں یہ نفسانیت و شیطنت بھری ہوئی ہے۔ تو پھر شیطان کو کس لئے بُرا بھلا کہنا چاہیئے"؛

لیکن باوجود اس کے احرار نے یہ شور مچانا ضروری سمجھا۔ کہ بانیٔ احمدیت نے علماء کی سخت ہتک کر کے مسلمانوں کی بے حد دل آزاری کی ہے۔ اور اس وجہ سے احمدی کشتنی اور گردن زدنی ہیں۔ مگر کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ آج انہی احرار کا "مفکر"، چوہدری افضل حق ایک نہایت ہی معمولی سی بات پر اپنے "علماء کرام" کے خلاف نہایت درشت الفاظ استعمال کر رہا ہے ؛

بات یہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے چوہدری افضل حق صاحب ان امراء کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے ہیں۔ جن کے ٹکڑوں پر احرار ایک عرصہ تک پلتے رہے ہیں اور اسلام کی تعلیم کے بالکل خلاف یہ کہہ رہے ہیں کہ "اسلام میں بادشاہ اور امراء کا وجود نہیں"۔ اسے ثابت کرنے کے لئے چوہدری صاحب نے قرآن اور حدیث سے جب سراسر غلط اور بیہودہ استدلال کرنے شروع کئے۔ تو امرتسر کے ایک مولوی صاحب نے جو اپنے آپ کو "مجلس احرار کا دیرینہ خادم" کہتے ہیں۔ بالفاظ خود "صرف چوہدری صاحب کے ذاتی غلط خیالات کی اصلاح" کرنی چاہی۔ اس پر چوہدری صاحب نے نہ صرف امرتسری مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی کو بلکہ تمام علماء کو بلا استثناء احدے ایسی جلی کٹی سنائی ہیں۔ کہ اس سے پہلے علماء نے شائد ہی کبھی سُنی ہوں چوہدری صاحب کی اس قسم کی دُر افشانی کی چند مثالیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ لکھتے ہیں :-

"اسلام کی نگاہ میں تو ہندوستان کے سارے ہی درمیانے اور اُوپر کے طبقے کے لوگ **مسرف اور خائن** ہیں۔ کیس عالم۔ **صوفی اور لیڈر** نے اپنے خرچ کو اسلامی رکھا ہوا ہے"

(زمزم ۳- مئی ۱۹۴۱ء)

گویا علما کو آیت ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین کے مصداق قرار دے دیا ہے۔

(۲) "یہ لوگ قرآن جیسی پاک تعلیم کو امرا جیسے ناپاک گروہ اور شہنشاہیت کے جواز میں استعمال کرتے رہے"۔ (زمزم ۳ مئی ۱۹۴۱ء)

ان الفاظ میں علماء کی کیا ہی عزت افزائی کی گئی ہے۔

(۳) "فروعی مسائل میں تو پیروی پیغمبر میں غلو۔ لیکن اہم مسائل میں حضور کی زندگی سے دُور" (زمزم ۱۹ جولائی ۱۹۴۱ء)

(۴) "وہ باتیں جو رندوں کی محفل میں بطور تفریح کی جاتی تھیں۔ آج وہ باتیں علماء کی صحبتوں میں جائز سمجھی جانے لگی ہیں"۔ (زمزم ۲۷ مئی ۱۹۴۱ء)

کیا علماء کو اس کا اعتراف ہے؟

(۵) "علماء اور صوفیاء نے جو اپنے لئے عالیشان عمارتیں بنائی ہیں وُہ پہلے اس آیت (والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم) کی خلاف ورزی کر کے چاندی اور سونا اپنے ذخیروں میں ڈھیر کرتے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ اللہ تو انہیں برابر دردناک عذاب کی خوشخبری دیتا ہے۔ لیکن وہ اس طرف دھیان نہیں دیتے۔ اور اپنے حال میں خوش ہیں اور اپنی حرکتوں کو عین اسلام سمجھتے ہیں اور اس کے جواز میں قرآن حکیم ہی کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں"۔ (زمزم ۱۱ مئی ۱۹۴۱ء)

علماء کو یہ خوشخبری مبارک ہو۔

(۶) "جب حمام میں سب کے سب ننگے ہوں تو کوئی کسی کو طعنہ کیا دے۔ حمام میں ننگا ہونا ہی معیار شرافت ہے۔ اب جب ہر مولوی اور صوفی امیرانہ ٹھاٹھ کی جستجو میں ہے۔ تو میں کس سے کہوں کہ اسلام میں طبقات نہیں"۔ (زمزم ۱۱ مئی ۱۹۴۱ء)

تمام علماء میں سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ احراری مولوی عطاء اللہ اور مولوی حبیب الرحمٰن بھی انہی میں شامل ہیں

(۷) "اس زمانہ کے علماء میں سے بہترین آدمی حق کا اخفاء کرتے ہیں۔ اور اپنے استدلال کو قوی بنانے کے لئے آیات کے ایک حصہ کو پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے دلائل کے خلاف حصہ کو نظرانداز فرماتے ہیں۔ ستم ظریفی یہ کہ حوالہ بھی توڑ مروڑ کر انہی آیات کا دیتے ہیں۔ جو آیات مساوات اور برابری کے حق میں ہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد"
(زمزم ۲۷ مئی)

علماء کو دلاور دزد کا خطاب مبارک ہو۔

ان چند حوالجات سے جو بطور نمونہ طول طویل مضامین میں سے لئے گئے ہیں ظاہر ہے کہ کوئی سخت سے سخت بات ایسی نہیں جو مفکر احرار نے علماء کے خلاف نہیں کہی اور تمام کے تمام علما کے خلاف نہیں کہی اب یہ فیصلہ کرنا علماء کا کام ہے۔ کہ جو کچھ ان کے متعلق کہا گیا وہ درست ہے یا نہیں ؛

درخواست ہائے دُعا

(۱) مرزا اعظم بیگ صاحب آف گلگت کی والدہ صاحبہ دھرمسالہ میں بیمار ہیں (۲) کریم بخش صاحب چینی باگو متصل قادیان بیمار ہیں (۳) محمد یعقوب صاحب قیس نجیب آبادی قادیان بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے ؛

ڈیریوالہ کا جلسہ ملتوی کیا گیا

جماعت احمدیہ ڈیریوالہ کا جلسہ جو ۱۰ اگست بروز اتوار ہونا قرار پایا تھا۔ وہ فی الحال ملتوی کیا جاتا ہے۔ کوئی صاحب ۱۰ اگست کو ڈیریوالہ پہنچنے کی کوشش نہ کریں ؛

خاکسار دل محمد

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دین کو دُنیا پر مقدم رکھو

"یاد رکھو کہ مَیں اس بات پر شاہد ہوں کہ میں نے تم کو سمجھا دیا ہے۔ اب تم کو چاہیئے۔ کہ برائیوں سے بچنے کے واسطے خدا تعالےٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو۔ جو شخص بہت دعا کرتا ہے۔ اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے۔ کہ گناہ سے بچے۔ اور دُعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اسے مل جاتی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یجعل لہ مخرجاً یعنی جو امور اسے کشاں کشاں گناہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اسے عطا فرماتا ہے۔ قرآن کو بہت پڑھنا چاہیئے۔ اور پڑھنے کی توفیق خدا سے طلب کرنی چاہیئے۔ کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔ کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین میں ہل چلاتا ہے۔ اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے۔ تب پھل حاصل کرتا ہے۔ مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے۔ تب جا کر فائدہ پاوے گا لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ دل کا تعلق اللہ تعالےٰ سے مضبوط باندھنا چاہیئے۔ جب یہ ہوگا تو دل خود خدا سے ڈرتا رہے گا۔ اور جب دل ڈرتا رہتا ہے۔ تو خدا کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے۔ اور پھر تمام بلاؤں سے اسے بچاتا ہے گناہ سے بچو۔ نماز ادا کرو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو کیونکہ خدا کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے"۔ (البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ظہور ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ½۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری مظہر ہے کہ حضور کو آج بھی سردرد کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو جو بعارضہ خناق بیمار ہے کسی قدر افاقہ ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے ؛

مولوی ابوبکر ایوب صاحب سماٹری کے بھائی عبدالرحمٰن صاحب سماٹری جو تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

آج بعد نماز مغرب بابو اکبر علی صاحب نے اپنے لڑکے انعام اللہ صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا ؛

سید بشیر احمد شاہ صاحب کارکن دعوۃ و تبلیغ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ درازی عمر اور نیک ہونے کے لئے دعا کی جائے ؛

چندہ کا بقایادار عہدہ دار نہیں ہو سکتا

جماعتہائے مقامی کی اطلاع کیلئے پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کے مطابق یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایسی جماعت میں جس کے ایسے احباب کی تعداد جن پر چندہ واجب ہوتا ہے اکیس یا اس سے زائد ہو۔ وہاں کارکن صرف ایسے ہی اشخاص مقرر کئے جائیں۔ جو پوری شرح کے ساتھ باقاعدہ چندہ دیتے ہوں۔ اور ان کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

ناظر بیت المال

مُسلم نوجوانوں کے شاندار کارنامے

اخبارات میں خبر شائع ہُوئی ہے۔ کہ روس کے مختار کل موسیو سٹالن نے ایک سترہ سالہ لڑکے کو اس لئے "ہیرو آف سوویٹ" کا خطاب دیا۔ اور خاص تمغہ عطا کیا ہے۔ کہ اس نے اپنے چند نوجوان ساتھیوں سمیت ایک رات جرمن فوج کے پیچھے ایک چوکی پر شبخون مارا۔ جرمن گارڈوں کو ہلاک کر دیا۔ اور بیش قیمت نقشے اور دستاویزیں قبضہ میں کرلیں۔ اور پھر جان پر کھیل کر انہیں روس کے فوجی ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دیا۔

جُرأت و بہادری کی یہ ایک قابلِ تعریف مثال ہے۔ اور ایک زندہ قوم کے نوجوانوں کو قومی اور ملّی فرائض کی ادائیگی کے لئے ایسا ہی فرض شناس اور ایثار مجسّم ہونا چاہیئے۔

اس موقعہ پر ہم مسلمان نوجوانوں کو ان کارناموں کی طرف توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ جو قرونِ اولےٰ میں بعض مسلمانوں نے سرانجام دیئے:

معرکہ بدر میں تین سو تیرہ بے سامان مسلمان فوج کا ایک ہزار باسامان اور مسلح فوج سے مقابلہ تھا۔ دُشمن اس ارادہ کے ساتھ آیا تھا۔ کہ وُہ مسلمانوں کو نیست و نابُود کردے گا۔ اور انہیں زندہ واپس نہیں جانے دے گا۔ ایسی نازک جنگ میں دو انصاری نوجوانوں نے جو نمونہ دکھایا۔ وُہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی زبان سے سُنئے۔ وُہ کہتے ہیں۔ جب جنگ بدر میں صفیں آراستہ ہُوئیں۔ اور عام حملہ ہونے لگا۔ تو میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ یہ جائزہ لینے کے لئے کہ کون میرے ساتھ ہیں۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ انصار کے دو نوجوان میرے دائیں بائیں کھڑے ہیں۔ فرماتے ہیں انہیں دیکھ کر میرے ارادوں پر اوس پڑ گئی۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ جب تک جنگ میں دونوں پہلو مضبوط نہ ہوں لڑائی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جب میرے دونوں پہلو ہی اس قدر کمزور ہیں۔ تو میرے لئے کارنامے دکھانے کا کیا امکان ہو سکتا ہے۔ لیکن میں ابھی یہ خیال ہی کر رہا تھا۔ کہ ان میں سے ایک لڑکے نے مجھے آہستگی سے کہنی ماری۔ اور کہا۔ چچا وُہ ابوجہل کون ہے؟ جو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس کو ہلاک کروں۔ میں اس سوال کا ابھی کوئی جواب دینے نہیں پایا تھا کہ بائیں طرف سے مجھے کہنی لگی۔ اور دوسرے لڑکے نے بھی آہستگی سے مجھے کہا۔ کہ چچا وُہ ابوجہل کون ہے جو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت مخالف ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ آج اس کو قتل کروں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کہتے ہیں میں جو ان بچوں کے متعلق یہ خیال کر رہا تھا کہ ان کے دائیں بائیں ہونے کی وجہ سے کس طرح لڑ سکوں گا۔ اُن کے اس قدر وسیع حوصلہ کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کیونکہ ابوجہل کو قتل کرنے کا میرے دل میں بھی خیال نہیں آسکتا تھا۔ وُہ قلب لشکر میں تھا۔ اور پھر اس کی حفاظت کا خاص انتظام تھا۔ اسے ہلاک کرنے کے لئے جانا یقیناً اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں گرانے کے مترادف تھا۔ مگر اُن لڑکوں نے مجھ سے یہی سوال کیا۔ اور میں نے انگلی اٹھا کر کہا۔ کہ وُہ شخص جو قلب لشکر میں تمہیں گھوڑے پر سوار دکھائی دیتا ہے۔ اور جس کے اردگرد سخت مضبوط پہرہ ہے وُہ ابوجہل ہے۔ میرے اشارہ کرنے کی دیر تھی۔ کہ جس طرح باز حملہ کرتا ہے۔ اسی طرح وُہ دونوں جھپٹ پڑے۔ اور دشمن کی صفوں کو چیرتے ہُوئے چشم زدن میں ابوجہل پر اس پھرتی سے حملہ کیا۔ کہ آن واحد میں وُہ زخمی ہو کر زمین پر آرہا۔ عکرمہ رضی جو بعد میں اسلام کے ایک درخشندہ گوہر بنے۔ اور جنہوں نے نہایت گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ وُہ اس وقت تک مسلمان نہیں تھے۔ انہوں نے ان میں سے ایک لڑکے کا تعاقب کیا۔ اور تلوار کا ایسا وار کیا۔ کہ اس کا ایک بازو کٹ کر لٹکنے لگا۔ مگر اس لڑکے نے جنگ پھر بھی جاری رکھی۔ اور جب دیکھا۔ کہ کٹا ہوا ہاتھ لڑنے میں روک ثابت ہو رہا ہے تو اسے زور کے ساتھ کھینچ کر الگ کر دیا۔ اور پھر جنگ میں مشغول ہو گیا۔

سعد الاسود ایک صحابی تھے۔ ان کی شادی ہونے والی تھی۔ اور وہ تقریب رخصتانہ کی تکمیل کے لئے بازار سے تحائف خریدنے جا رہے تھے۔ کہ اُن کے کانوں میں یہ آواز آئی۔ کہ:-

خیل اللہ ارکبی و بالجنۃ ابشری۔ یعنی اے خدا کے سپاہیو جہاد کے لئے چلو۔ اور جنت کی بشارت پاؤ۔ اس آواز کا اُن کے کان میں آنا تھا۔ کہ شادی کا خیال دل سے نکل گیا۔ اور اسی روپیہ سے سامان شادی خریدنے کی بجائے تلوار، نیزہ اور گھوڑا خرید لیا۔ اور مہاجرین کے لشکر میں جا کر شامل ہو گئے۔ وہاں سے میدان جنگ میں پہنچے۔ اور لڑنے لگ گئے۔ جب ایک مقام پر گھوڑا کچھ اڑا۔ تو نیچے اُتر آئے۔ اور پاپیادہ تیغ زنی کرنی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اس جنگ میں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں جب قادسیہ کی جنگ ہوئی۔ تو ایک مشہور مسلمان عورت حضرت خنساءؓ اپنے چار بیٹوں کو لے کر میدان جنگ میں آئیں۔ اور ان سے کہا۔ پیارے بیٹو۔ اسلام کی خاطر قربانی کرنا تمہارا فرض ہے۔ یہ دُنیا چند روزہ ہے اور اس میں جو آیا۔ وُہ ایک نہ ایک دن مرے گا۔ لیکن خوش قسمت ہے۔ وُہ انسان جسے خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دینے کا موقعہ ملے۔ صبح اُٹھ کر لڑنے کے لئے میدان میں نکلو۔ اور یا تو کامیاب ہو کر واپس آؤ۔ اور یا لڑتے ہُوئے میدان جنگ میں شہید ہو جاؤ۔ سعادت مند بیٹوں نے اپنی والدہ کی اس نصیحت کو سُنا۔ کفار پر ٹوٹ پڑے اور چاروں شہید ہو گئے۔ ماں نے جب اپنے بیٹوں کی شہادت کی خبر سُنی۔ تو خدا تعالےٰ کی راہ میں ان کے قربان ہونے پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا۔

یہ وُہ نوجوان ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی کھیتی کو اپنے خون سے سینچا جنہوں نے قربانی کا نہایت ہی شاندار نمونہ دکھایا۔ اور جن کے کارناموں کا ذکر سُن کر آج بھی رگوں میں خون دوڑنے لگتا ہے۔

پس بے شک روس کے ایک سترہ سالہ لڑکے نے قابل قدر نمونہ دکھایا۔ مگر اسلام نے جو فرزند پیدا کئے۔ وُہ اس سے بہت زیادہ نمایاں صفحۂ عالم پر کر چکے ہیں۔ اور آج جبکہ دُنیا پھر ہدایت کی محتاج ہے۔ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ وُہ اسی قسم کی قربانیاں کریں۔ قربانیوں سے ہی قومیں زندہ ہوتی ہیں۔ اور قربانیاں ہی ترقی کے معراج پر پہونچایا کرتی ہیں جس قوم میں قربانی کا مادہ نہ رہا۔ وُہ آج بھی گئی۔ اور کل بھی گئی۔ مگر جس قوم نے موت سے نڈر ہو کر اسے قبُول کر لیا۔ وُہ زندہ رہتی ہے۔ اور موت اس پر فتح نہیں پا سکتی۔

قرآن کریم نے اس حقیقت کو الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا ثم احیاھم ان اللہ لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔ (بقرہ ع ۳۲) میں بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اگر کوئی قوم موت سے ڈرتی ہو۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وُہ موت کو قبول کرلے۔ جب وُہ ایسا کرے گی۔ تو اپنی زندگی کا سامان حاصل کر لیگی لیکن اگر وُہ موت کو قبول نہیں کریگی۔ تو موت اس پر حملہ آور ہو جائیگی۔ در اصل یہ قربانی کا ہی فلسفہ ہے جو قرآن کریم نے بیان کیا۔ اور قربانیاں ہی قوموں کی حیات وممات کا محوری نقطہ ہوا کرتی ہیں۔

قومی و نسلی امتیازات اور اسلام

موجودہ زمانہ کے حالات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں بدامنی اور فتنہ و فساد کی کل ذمہ واری امپریلزم اور نسل اور وطنیت کے تنگ دائرہ پر عائد ہوتی ہے۔ بعض مغربی اقوام بے شک دعوے کرتی ہیں۔ کہ وہ دنیا میں تہذیب وانسانیت کی ترقی اور پسماندہ اقوام کے ترفع کے لئے جنگ کی آگ بھڑکاتی اور دوسری اقوام پر حکومت کرتی ہیں۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہ سب کچھ استعماریت اور قومی اور نسلی فوقیت اور کمزور اقوام پر اپنے غلبہ اور تسلط کے لئے ہوتا ہے۔ اور دیگر ممالک کے اقتصادی اور مادی ذرائع سے فائدہ اٹھانا مقصود ہوتا ہے۔ دنیا کی تمام جنگوں میں یہی ایک جذبہ کارفرما ہے۔ جرمن امپریلزم صرف جرمن قوم کے لئے اور محض اطالوی قوم کے لئے ہے۔ جب ایک قوم [illegible] پر اقتدار حاصل کرلیتی ہے۔ تو پھر وہاں کے تمام اختیارات حاکم قوم کے افراد کے ہاتھ میں چلے جاتے ہیں۔ محکوم قوم کے لوگ اپنے آپ کو حکمران کی تہذیب سے کتنا ہی رنگین کیوں نہ کرلیں۔ وہ حقوق اور اختیارات حاصل نہیں کرسکتے۔ جو حکمران قوم کے لوگوں کے لئے مخصوص ہوتی ہیں۔ اس قسم کے نظام میں لازمی طور پر حکومت اور حکمرانی ایک خاص ملک کے باشندوں اور ایک خاص نسل کے لوگوں تک محدود ہوکر رہ جاتی ہے۔ اور چونکہ اس قومیت و وطنیت میں کسی اور کا شامل ہوجانا ناممکن ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا دائرہ بہرحال انہی لوگوں تک محدود رہتا ہے۔ جنہیں قدرت نے وہ قومیت اور وطنیت عطا کردی۔ غیر قوموں کے لوگ انتہائی ترقی کے باوجود اس میں داخل نہیں ہوسکتے۔ اور اس طرح ہمیشہ ہوتا ہے۔ کہ مغلوب اقوام غالب اقوام کے برابر حقوق و اختیارات حاصل کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ حکومت و سلطنت میں برابر کا حصہ نہیں پاسکتیں۔ اور اس کے نتیجہ میں کئی اخلاقی۔ اقتصادی۔ اور سیاسی خرابیاں اور الجھنیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ مغلوب اقوام کے اندر جوں جوں احساس خودداری بڑھتا جاتا ہے۔ اور جوں جوں انہیں علمی اور سیاسی شعور حاصل ہوجاتا ہے۔ ان میں بےچینی بڑھنے لگتی ہے۔ اور یہی تفاوت و امتیاز بڑھتے بڑھتے بعض اوقات ملک کے امن و امان کے لئے تباہی کا پیغام لے آتا ہے۔ اور ایک ایسی آگ بھڑکا دیتا ہے۔ جو کئی دوسرے ممالک کے خرمن امن و امان کو بھی جلا کر راکھ کردیتی ہے۔

اسلام نے چونکہ دنیا کے سامنے ایک مکمل ضابطہ اور ایک اپ ٹوڈیٹ نظام پیش کیا ہے۔ جس میں یہ قباحتیں یکسر مفقود ہیں۔ اس لئے اسلام کسی خاص نسل یا قوم یا وطن کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ایک [illegible] قانون [illegible] ہے۔ جس کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ کسی ملک کا رہنے والا اور کسی قوم کا کوئی فرد جب چاہے اسے اختیار کرسکتا ہے۔ اور اسے اختیار کرنے کے ساتھ ہی وہ تمام امتیازات مٹ جاتے ہیں جو ایک حاکم و محکوم قوم میں ہوسکتے ہیں۔ اسلام کسی نسل رنگ یا وطنیت سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔ بلکہ انسان کو بحیثیت انسان خطاب کرتا ہے۔ اور جو شخص بھی اس کا پیشکردہ قانون اختیار کرتا ہے وہ اسلامی حکومت میں برابر کے حقوق پاسکتا ہے۔ اور اپنی ذاتی و شخصی اہلیت و قابلیت کے مطابق بڑے سے بڑا رتبہ حاصل کرسکتا ہے۔ اسلام کوئی ایسا نظام نہیں جس میں ایک قوم کو دوسری قوم پر ایک ملک کو دوسرے ملک پر کوئی فوقیت حاصل ہو۔ بلکہ اس کے نزدیک سب مسلمان برابر ہیں۔ اگر ایک حبشی غلام اپنے اندر معیار کے مطابق وہ قابلیت اور لیاقت پیدا کرلیتا ہے۔ جو اسلام انسان کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو پھر اسے شرفائے عرب پر حکومت کرنے سے اس کا حبشی النسل ہونا نہیں روک سکتا۔ چنانچہ شارع اسلام علیہ السلام نے صاف الفاظ میں فرمادیا ہے۔ کہ اسمعوا واطیعوا ولو استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ۔ یعنی سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تمہارے اوپر ایک گنجا حبشی ہی کیوں نہ حاکم بنادیا جائے عرب اسلام کا مولد ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وطن۔ اور اس لحاظ سے اس خطہ کو مذہبی تقدس کا بہت بڑا درجہ حاصل ہے۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ محض اس وجہ سے عرب قوم کو دیگر اقوام پر کوئی ایسی برتری اور فوقیت حاصل ہوگئی۔ جو حکمرانی اور فرمانروائی کا دوامی حق اسے بخش دے۔

مختصر یہ کہ اسلام ایک وسیع نظام ہے۔ جس کے اندر ہر شخص بلا امتیاز رنگ و نسل داخل ہوکر اپنی استعداد کے مطابق ترقی کرسکتا۔ اور اپنے حقوق پاسکتا ہے اسلام فرمانروائی کا حق کسی خاص قوم یا ملک کے لئے مخصوص نہیں کرتا۔ اور اس طرح ان تمام جھگڑوں اور فسادات کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کردیتا ہے۔ جو دنیا میں آئے دن پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالے فرماتا ہے ان الحکم الا للہ۔ بندوں کو یہ حق نہیں کہ دیگر بندگان خدا کو اپنا محکوم اور غلام بنائیں۔ ان کا کام صرف یہ ہے۔ کہ انہیں جو قوت اور طاقت حاصل ہو۔ اسے دوسروں کی خدمت اور اصلاح پر صرف کریں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ حکومت ان کی نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ ہی کی ہے۔

قرآن مجید میں اس مضمون کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہی وہ نظام ہے جو دنیا میں حسد اور رقابت کی آگ کو فرو کرکے کہ درحقیقت تمام فسادوں کی جڑ یہی ہے۔ دنیا میں حقیقی امن و امان قائم کرسکتا ہے:۔

صدر انجمن احمدیہ کے قرضداروں کو انتباہ

افسوس ہے کہ بعض احباب باوجود بار بار یاددہانی کے تعلیمی قرضہ حسنہ کی ادائیگی نہیں کرتے۔ اس لئے نظارت بیت المال مجبور ہے۔ کہ ایسے احباب کے خلاف قضاء میں نالش کرکے ڈگری حاصل کرے۔ اور اگر اس پر بھی وصولی نہ ہو۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی رپورٹ کرے۔ اور بصورت عدم وصولی داصلاح عدالتی کارروائی کرے۔

لہذا ان تمام احباب کو جن کے ذمہ اس قسم کا قرضہ قابل ادا ہے توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے قرضوں کو حسب معاہدہ باقاعدہ ادا کرنے کی فکر کریں۔ تاکہ ان کے خلاف مندرجہ بالا اقسام کی کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ورنہ اگر ہمیں مجبوراً اس قسم کی نالشیں اور رپورٹیں کرنی پڑیں۔ تو اس پر ان کو شکوہ و شکایت کا حق نہ ہوگا۔

ناظر بیت المال

قائدین و زعمائے کرام

آئیندہ نئی رسید بک کے مطالبہ کے ساتھ پرانی رسید بک بھی مرکز میں موصول ہونی ضروری ہے۔ وگرنہ نئی رسید بک ارسال نہ کی جائیگی۔ اس کے علاوہ پرانی رسید بک ارسال کرتے وقت حسب ذیل تفصیل بھی ارسال کی جانی ضروری ہے۔

رسید بک نمبر[1]۔ کل رقم وصول شدہ[2]۔ حصہ مرکزی[3]۔ رقم ارسال کردہ بمرکز[4]۔ بقایا[5]

ایسی مجالس جنہوں نے پہلے کوئی رسید بک مرکز سے حاصل نہ کی ہو۔ اور ان کی طرف سے پہلی مرتبہ ہی رسید بک کا مطالبہ ہو تو وہ اس امر کی تصریح کردیا کریں۔ تاکہ پرانی رسید بک کی انتظار نہ ہو:۔

ملک عطاء الرحمن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسئلہ نبوت از تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳)

تعریف نبوت میں تبدیلی کی تیسری دلیل

تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ "ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔" پھر اسی صفحہ کے حاشیہ پر فرمایا۔ "یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں۔ گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں شان رکھتے اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔" مگر حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر جبکہ صریح طور پر نبی کا خطاب پانے کا اعلان کر چکے تھے فرمایا "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔"

پس ضرور ہے کہ کوئی تبدیلی واقعہ ہوئی ہے۔ جو ان دو حوالوں کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیتی ہے اور یہ تبدیلی تعریف نبوت کی تبدیلی ہے۔ کیونکہ جس امر کو ابتدا میں محدثیت قرار دیا تھا۔ اب اسے نبوت قرار دیا اور نبی کا منکر ہی ہے جو مسلمان نہیں رہ سکتا۔ کسی مجدد یا محدث کے منکر کے متعلق یہ الفاظ استعمال نہیں ہو سکتے۔

۱۹۰۱ء سے قبل کے حوالوں کا حل

جب ثابت ہو گیا کہ ۱۹۰۱ء سے قبل کے حوالے نبوت کی اور تعریف کی وجہ سے نبوت کی جامع و مانع حیثیت کو محدثیت قرار دیتے ہیں۔ تو لازم ہے کہ حضور کی اس تبدیلی کو ان حوالوں پر غور کرتے وقت مدنظر رکھیں۔ اور کثرت مکالمہ و مخاطبہ کو نبوت کی اصل تعریف سمجھیں۔ اس طرح سے حضور کی پہلی تمام عبارات کا حل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اسی کا نام پا کر اس کے واسطہ سے علم غیب پایا رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

نبوت کے متعلق بعض اصطلاحات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں بعض خاص اصطلاحات مسئلہ نبوت کے متعلق استعمال ہوئی ہیں۔ اصطلاح کسی حقیقت کے لئے نام تجویز کرنے کو کہتے ہیں ولکل ان یصطلح ہر شخص کو حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ اپنی سہولت کے لئے اصطلاحات مقرر کرے۔ مگر اصطلاح مقرر کرنے والے کے سوا کسی کو حق نہیں پہونچتا۔ کہ مقرر کردہ اصطلاح کے معنے مصنف کے منشاء کے خلاف کرے۔ پس ضروری معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ اصطلاحات کی تشریح خود حضور کی ہی تحریرات سے کی جائے۔ تاکہ صحیح اور انسب نتیجہ نکالا جا سکے۔

ظلی یا بروزی نبی

یہ تینوں اصطلاحات ہم معنے ہیں۔ سیدنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امت محمدیہ کے سرتاج ہونے کے لحاظ سے تمام فیوض و انعامات کے سرچشمہ ہیں آپ کے اس فیضان کے باعث جو کچھ امت کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ چونکہ افراد امت کو حضور کا ظل اپنے اوپر وارد کرنے سے ہوتا ہے اس لئے ایسے افراد ان انعامات کے لحاظ سے جو انہیں حاصل ہوں حضور کے ظل ہوتے ہیں۔ پس اس امت میں جو بھی روحانی انعام حاصل ہوگا وہ ظلی طور پر ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

(ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

پس اس امت میں جتنے صالح شہید اور صدیق گزرے ہیں وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل ہیں۔ اور یہ کہنا صحیح ہوگا۔ کہ سب کاملین امت یا تو ظلی صالح تھے یا ظلی شہید تھے یا ظلی صدیق تھے اور مسیح موعود ظلی نبی ہے۔ اس سے ہرگز یہ مطلب نہیں نکل سکتا۔ کہ امت میں کوئی صالح شہید یا صدیق نہیں ہوا۔ اور نہ ہی یہ کہ مسیح موعود فی الواقع نبی نہیں۔ ظلی نبوت کے معنے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں "فیض محمدی سے وحی پانا" ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹) پس لفظ ظلی صرف طریقہ حصول انعام کے اظہار کے لئے ہے۔ اس سے قطعاً اس درجہ کی کسر شان مراد نہیں بلکہ چونکہ یہ فیض محمدی کو ظاہر کرنے والا لفظ ہے۔ اس لئے پہلی امتوں کے انعامات سے ہر اس انعام کو جس کے ساتھ اس کا استعمال ہو بڑھا کر پیش کرتا ہے۔ کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان تمام اولین اور آخرین سے اعلیٰ اقویٰ اور اتم ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "بروز کا مقام اس مضمون کا مصداق ہوتا ہے کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

گویا بروز بھی ظلیت کا ہی دوسرا نام ہے فرمایا "پس مصفی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفٰے غیب سے یہ امت محروم نہیں اور مصفٰے غیب حسب منطوق آیت نبوت و رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے فتدبر منہ۔" (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ صفحہ ۳) پس لفظ بروز بھی طریقہ حصول انعام کے ذکر کے لئے استعمال ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں۔ اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔ اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش ہے۔ لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے۔ دیکھو حضرت موسےٰ نے معراج کی رات جب دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے مقام سے آگے نکل گئے تو کیونکر رو رو کر اپنی غیرت ظاہر کی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۸)

اس سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی کا بروز نبی بھی ہو سکتا ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا موعود بروز ضرور نبی ہے۔ تبھی تو اس موعود کے رفیق کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ٹھہرایا ہے۔ وآخرین منہم کا یہی مفہوم حضور نے ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۸ پر بیان فرمایا ہے کامل بروز کو صاحب بروز پر غیرت نہ ہونی چاہئیے۔ مگر مسیح موعود علیہ السلام کو غیر نبی قرار دینے والے خلاف تصریح مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لفظ غیر کے ذریعہ اسکی غیرت کا اظہار کرتے ہیں یہ کتنا بڑا ظلم ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں من فرق بینی و بین المصطفٰے فما عرفنی وما رأی غیر نبی ہونے سے جو غیریت واقع ہوتی ہے۔ اس کا مسیح موعود کو مصداق قرار دینے والوں کو اب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک سے باز آنا چاہئیے۔

امتی نبی

ریویو بر مباحثہ صفحہ ۶ پر فرمایا "امتی ہونے کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں کہ تمام کمال اپنے اتباع کے ذریعہ سے رکھتا ہو" ثابت ہوا کہ لفظ امتی بھی ذریعہ حصول انعام کے اظہار کے لئے ہے۔ گزشتہ نبیوں کے اتباع سے اور تو سب مراتب مل جاتے تھے صرف مرتبہ نبوت نہ مل سکتا تھا اس لئے ان انبیاء کے لئے پہلے نبیوں کے اتباع کی شرط نہ تھی اسی لئے وہ ان کے امتی نہ کہلا سکتے تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع سے بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام "نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ و ۲۸)

پس اب جو انبیاء آئیں وہ امتی کہلائیں گے امتیت چونکہ نبوت کے حصول کا ذریعہ بن گئی ہے اس لئے اب لفظ امتی اور لفظ نبی میں قطعاً تضاد نہیں ہو سکتا اور امتی نبی بھی اسی طرح فی الواقعہ نبی ہے جس طرح کہ براہ راست نبی بننے والا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں خدا تعالیٰ نے بکثرت نبی کر کے پکارا ہے۔

مستقل نبی

فرمایا۔ بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی بلکہ وہ انبیاء ایک مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ) پس مستقل نبی کے معنے ہوئے جو براہ راست نبی بنے امتی نہ ہو یعنی ذریعہ حصول نبوت کسی گذشتہ نبی کی اتباع نہ ہو پس مستقل نبی کے لئے پہلے انبیاء میں سے کسی کی اتباع شرط نہیں تھی۔ یاد رہے کہ امتی نبی یعنی مسیح موعود کو نبی پکارنے میں خدا تعالیٰ نے گذشتہ انبیاء کی نبوت کے لحاظ سے قطعاً فرق نہیں کیا کیونکہ دونوں فی الواقعہ نبی ہیں صرف ذریعہ حصول کا فرق ہے اور ذریعہ حصول کے تبدیل ہونے سے حاصل شدہ انعام میں فرق واقع نہیں ہو سکتا۔ مستقل نبی کے لئے چونکہ دوسرے نبی کی شرط اتباع نہیں اور وہ امتی نہیں ہوتا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مستقل نبی ہونے سے انکار فرمایا ہے فرمایا "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا اور جس کے یہ معنے ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں بلکہ ایسا دعویٰ نبوت میرے نزدیک کفر ہے" (اخبار عام ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء) پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار مستقل نبوت سے انہی معنوں کے لحاظ سے ہے نہ کہ مطلق نبوت کے لحاظ سے۔

حقیقی نبوت

فرمایا "جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعویٰ کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے۔ تو وہ ملحد بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائیگا اور عبادت میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل پیدا کر دیگا" (انجام آتھم صفحہ ۲۸ حاشیہ) اس تشریح کے ساتھ حضور نے حقیقی نبوت کو ہمیشہ منع قرار دیا اور حقیقی نبوت کی اسی تشریح کے مقابل حضور نے اپنی نبوت کے متعلق مجازی نبوت کے الفاظ استعمال کئے۔

جزئی یا ناقص نبوت بمقابلہ نبوت تامہ

فرمایا "محدث بھی ایک معنوں سے نبی ہی ہوتا ہے گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں مگر تاہم وہ جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں" اس کے مقابل نبوت تامہ کے متعلق فرمایا کہ "وہ وحی تشریعی والی ہوتی ہے۔ اور وہ بند ہے" (توضیح مرام صفحہ ۱۷ تا ۱۹) نبوت تامہ کی تشریح جو درج کی گئی ہے اس کے لحاظ سے حضور اپنی نبوت کو نبوت تامہ نہیں کہتے تھے اور جزئی نبوت کا مفہوم جو پیش کیا گیا ہے وہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کا تھا ۱۹۰۱ء کے بعد فرمایا۔ "تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ) اس تصریح کے بعد حضور نے پھر کبھی اپنے متعلق ناقص یا جزئی نبی کے الفاظ استعمال نہیں کئے۔ ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے محدث کا لفظ اپنے لئے ترک کر دیا حالانکہ جس کثرت کے ساتھ حضور کی تحریرات میں نبوت کا ذکر ۱۹۰۱ء کے بعد آیا ہے ۱۹۰۱ء سے قبل اتنا ذکر نہیں آیا اور خدا کی وحی میں تو ہمیشہ سے ہی مطلق لفظ نبی کا استعمال ہوا اور بار بار استعمال ہوا مگر کبھی جزئی یا ناقص نبی نہیں آیا جہاں نبی کا لفظ سینکڑوں بار آیا ہے محدث کا لفظ ایک بار استعمال ہوا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ نبی محدث بھی ہوتا ہے ہاں اگر آپ صرف محدث ہوتے اور نبی کا لفظ آپ کے متعلق ایک آدھ بار استعارۃً استعمال ہو جاتا۔ تو اور بات تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیواؤں کو خدا تعالیٰ کی سنت کے مطابق حضور کو صرف نبی پکارنا چاہئے نیز ۱۹۰۱ء کے بعد حضور نے جو طریق اختیار کیا اسی کی پیروی لازم ہے ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریرات گواہ ہیں کہ حضور نے اپنے متعلق جزئی یا ناقص نبی کے الفاظ کو منسوخ کر دیا پس ان الفاظ کا۔

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا۔ ترک رضائے خویش پئے مرضئ خدا

زکوٰۃ کا ادا کرنا ایک ایسا فرض ہے جسے بنائے اسلام میں رکھا گیا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو صاحب نصاب ہے یعنی اس کے پاس اس قدر مال ہے جس پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے اگر وہ اس فرض کو ادا کرتے ہوئے مال کی زکوٰۃ نہیں نکالتا۔ تو جب تک اس کا اسلام اور ایمان کامل نہیں ہوتا۔ جس طرح سے ایک شخص نماز نہ پڑھنے سے گنہگار ہوتا ہے اسی طرح زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے سے انسان گنہگار ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کی ایسی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ کہ جہاں ہر نماز کا حکم ہے وہاں پر اس کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین (بقرۃ ع ۵) نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ گویا کہ سورۃ بقرہ کے ابتداء میں متقی انسانوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ لوگ نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے۔ پھر اسی پر بس نہیں کی گئی بلکہ اس فریضہ کی کوتاہی کرنے والوں کے متعلق شدید عذاب کی وعید بیان فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ (سورۃ توبہ ع ۵) کہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں اس میں سے کچھ بھی ادا نہیں کرتے تو انہیں قیامت کے دن دردناک عذاب کی خبر دے دو۔ اس کے بعد بیان کیا کہ قیامت کے دن اس مال کو جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی۔ آگ میں گرم کیا جائے گا۔ اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے جسموں پر داغ دیا جائے گا۔ اور اس طرح سے ان کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔

پس ہر وہ انسان جس کے پاس اس قدر مال ہے۔ کہ جس کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ضروری ہے اس سے زکوٰۃ ادا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرے۔ اور اس دردناک عذاب سے اپنے آپ کو بچائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب بہت سے لوگوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا۔ تو حضرت ابوبکر رضؓ ان کے ساتھ جنگ کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ اور فرمایا تھا کہ اگر یہ لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ "اگر میری جماعت میں سے ایسے احباب ہوں۔ جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوٰۃ فرض ہو۔ تو ان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اسوقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بے کس کوئی بھی نہیں۔ اور زکوٰۃ نہ دینے میں جسقدر تہدید شرع وارد ہے۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ اور عنقریب ہے جو منکر زکوٰۃ کافر ہو جاوے پس فرض عین ہے۔ جو اس راہ میں اعانت اسلام میں زکوٰۃ دی جائے۔" (نشان آسمانی)

اسلام کے تاکیدی احکام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے مطابق ہر احمدی کا فرض اولین ہے۔ کہ وہ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا کرے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی خوشنودی کو حاصل کرے۔

نوٹ:- جو احباب زکوٰۃ کے متعلق تفصیلات معلوم کرنا چاہیں۔ وہ دفتر بیت المال سے رسالہ احکام زکوٰۃ اور اس کے متعلق فارم طلب کر سکتے ہیں۔ جو انہیں اطلاع دینے پر دفتر ہذا سے مفت ارسال کر دیا جائیگا۔ "ناظر بیت المال قادیان"

ہماری شائع کردہ بہائی شریعت کے اصلی ہونے کا اقرار

رسالہ "بہائی تحریک پر تبصرہ" کی ایک خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں اہل بہاء کی وہ مخفی شریعت جسے وہ شائع نہیں کرتے بجنسہٖ طبع ہوئی ہے۔ میں نے عراق سے اس شریعت کا ایک نسخہ ایک بہائی سے حاصل کیا ہے۔ اور اب پوری تحقیقات و تفتیش کے بعد اُسے شائع کیا ہے۔ میں نے لکھا تھا۔ "ذیل میں اقدس کا اصل نسخہ اس چیلنج کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ اگر بہائی جماعت یہ ثابت کر دے۔ کہ ہماری شائع کردہ اقدس اصل نہیں ہے۔ تو اُسے یکصد روپیہ بطور انعام دیا جائیگا۔ مگر ہمیں کامل یقین ہے۔ کہ بہائی جماعت اس کتاب کے اصل اقدس ہونے کا ہرگز انکار نہیں کر سکتی۔" (بہائی تحریک پر تبصرہ صـ۸۳)

میں نے یہ کتاب بہائی رسالہ "پیامبر" (دہلی) کے ایڈیٹر صاحب کے اس وعدہ پر کہ وہ اس پر مفصل ریویو کریں گے ان کو پیش کی تھی۔ بار بار یاد دہانی کے بعد انہوں نے جو ریویو شائع کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:—

"'بہائی تحریک پر تبصرہ' اس نام سے مولوی ابو العطاء صاحب مبلغ قادیان نے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں غلط بیانی۔ بدکلامی اور الزام و افتراء سے کام لیا گیا ہے امر بہائی کے مقابلہ میں بالکل وہی رویہ اختیار کیا ہے۔ جو متعصب یہودی مسیحیت کے مقابلہ میں اور متعصب مکذبین اسلام اسلام کے مقابلہ میں اختیار کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت بہاء اللہ پر دعویٰ الوہیت کا افتراء ہی ایسا ہے جس کا جواب ہم بارہا دے چکے ہیں۔ مگر اہل قادیان ضد و تعصب سے باز نہیں آتے۔ تاریخ بہائی کو اس قدر مسخ کر کے بیان کیا گیا ہے۔ جس کی امید بجز ایک متعصب شخص کے کسی سے نہیں ہو سکتی۔ قیمت ایک روپیہ ہے۔" پیامبر جون ۱۹۴۱ء

اس تحریر میں بہائی ایڈیٹر صاحب نے گالیاں بھی دیں۔ اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کیں۔ مگر اس امر کا بالکل ذکر نہیں کیا۔ کہ بہائی شریعت اصلی ہے یا نہیں؟ اس موقعہ پر یہ خاموشی صاف ثابت کرتی ہے۔ کہ بہائیوں کو اس انکار کی جرأت نہیں۔ کہ یہ شریعت ان کی اصل مخفی شریعت نہیں۔

باقی رہا بہائی تاریخ کے مسخ کرنے کا سوال یا دعوےٰ الوہیت بہاء اللہ کا ثبوت وغیرہ امور۔ سو اس کے لئے اگر بہائیوں میں ہمت ہے۔ تو وہ کتاب کے کسی حصہ پر تنقید کر کے تجربہ کر لیں۔ میں نے تو کتاب میں ہر دعویٰ کا ثبوت پیش کر دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو بہائیوں کو کبھی اس کے جواب کی جرأت نہ ہوگی۔

اس کتاب کے اب بہت تھوڑے نسخے باقی ہیں۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۶ ر اگست واشنگٹن کی اطلاعات کی بناء پر یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل شمالی بحر اوقیانوس کے کسی مقام پر مسٹر روز ویلٹ سے ملاقات کریں گے - اور دونو بین الاقوامی صورت حالات پر مبادلہ افکار کریں گے مسٹر روز ویلٹ آج کل بحری سیاحت کر رہے ہیں۔

سائیگاں ۶ ر اگست ساٹھ ساٹھ لاریوں پر مشتمل کئی جاپانی قافلے سیام کی سرحد کی طرف جا رہے ہیں - ہر لاری میں ۲۵ سپاہی ہوتے ہیں - توپخانہ کا سامان بھی کثیر مقدار میں جا رہا ہے - قریباً نصف درجن مال بردار جاپانی جہاز بھی دریائے سائیگاں میں آ رہے ہیں - پانچ تباہ کن جہاز اور ایک کروزر بھی وہاں پہنچ چکا ہے۔

ماسکو ۶ ر اگست روسی محکمہ اطلاعات کا بیان ہے - کہ روسی محاذ کے کئی حصوں پر جرمن فوجوں کو اس شدید نقصان ہوا ہے - کہ ان کے ریزرو دستے بھی ختم ہو چکے ہیں - اور اب بوڑھوں اور سکولوں کے طلباء کو محاذ پر لایا جا رہا ہے - ایک جگہ ایک سکول کے طلباء نے لڑائی میں حصہ لیا - مگر فوراً ہی سرخ فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

رائے بریلی ۵ ر اگست چاندپور اور دیاب گنج میں ہفتہ میں دو بار بازار لگتے ہیں - بارش نہ ہونے کی وجہ سے جو قحط سالی ہے - نیز اشیاء خورد نوش کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ سے غرباء کے ایک گروہ نے دونو بازاروں میں پہنچ کر اناج وغیرہ لوٹ لیا - بہت سی گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں - اور کھانے کی چیزوں کے نرخ معین کر دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۵ ر اگست شام میں جتنے برطانوی اور ہندوستانی قید کئے گئے تھے - وہ رہا کر دیئے گئے ہیں - مگر ۵۷ برطانوی اور ہندوستانی افسر لاپتہ ہیں فرانسیسی ہوا باز انہیں کسی نامعلوم مقام پر لے گئے ہیں۔

شملہ ۶ ر اگست حکومت ہند نے کل اعلان کیا ہے کہ فن لینڈ کو دشمن کا ملک قرار دے دیا گیا ہے۔

وشی ۶ ر اگست امریکہ نے وشی گورنمنٹ سے اپنی سلطنت کی حفاظت کے متعلق وضاحت چاہی تھی - اس کے جواب میں وشی گورنمنٹ نے اپنی پالیسی کے متعلق ایک نوٹ امریکن سفیر کے حوالہ کر دیا ہے جس کی تفاصیل کا علم نہیں۔

کلکتہ ۷ ر اگست آج بارہ بجکر تیرہ منٹ پر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا انتقال ہو گیا - ارتھی شام کو اٹھائی جائے گی - گورنر بنگال نے آپ کے لڑکے کو افسوس کا پیغام بھیجا ہے بنگال کونسل کا اجلاس آپ کے ماتم میں آج ملتوی ہو گیا - ہائی کورٹ بھی دوپہر کی چھٹی کے بعد بند رہا۔

نیویارک ۷ ر اگست نیویارک پوسٹ کے ایڈیٹر انگلستان کے دورہ کے بعد یہاں آ گئے ہیں - آپ نے اہل برطانیہ کی حوصلہ مندی کی بہت تعریف کی - اور کہا - کہ کارخانوں میں کام کرنے والے بہت حوصلے سے کام کرتے ہیں اور صرف اسی وقت پناہ گاہوں میں جاتے ہیں - جب چھت کے پہریدار انہیں خبردار کریں - کارخانوں کو بہت کم نقصان پہنچا ہے

لنڈن ۷ ر اگست مسٹر ایڈن اور مسٹر کارڈل ہل نے کل جاپان کو خبردار کرنے کے لئے جو بیان دیئے تھے اس کے متعلق جاپانی حکومت کے ایک نمائندہ نے آج کہا - کہ برطانیہ اور امریکہ نے جن خطرات کا اظہار کیا ہے - وہ محض خیالی ہیں - جاپان کی طرف سے کوئی خدشہ نہیں۔

لنڈن ۷ ر اگست ٹوکیو کے امریکن سفیر جاپانی وزیر خارجہ سے چند یوم میں ملاقات کر کے سب حالات پر تبادلہ خیالات کریں گے - پہلے ایک بار اس سے قبل وہ یہ واضح کر چکے ہیں - کہ انڈو چائنا کے بارہ میں وشی اور جاپان میں جو سمجھوتہ ہوا ہے - اگر جاپان نے اس سے ذرہ بھی تجاوز کیا - تو امریکہ خاموش نہیں رہے گا۔

لنڈن ۷ ر اگست معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی افریقہ کی چھاؤنیاں اور اڈے حوالہ کر دینے کے لئے گذشتہ ہفتہ وشی نے جرمنی کے مطالبات ٹھکرا دیئے تھے مگر اب ڈارلان پھر اسی سلسلہ میں بات چیت کے لئے پیرس روانہ ہو گیا ہے اسے فرانسیسی افریقہ کا کرتا دھرتا اور جنرل ویگاں کو اس کے ماتحت کر دیا گیا ہے

ماسکو ۷ ر اگست سوویٹ ریڈیو نے ان غیر ملکی اخبارات کی اس خبر کو غلط بتایا ہے - کہ دریائے آمور کے پار روسی اور جاپانی فوجوں میں جھڑپ ہو گئی جس میں ۱۵ سو جاپانی سپاہی مارے گئے

لنڈن ۷ ر اگست رائل ایئر فورس نے کل بھی فرینکفرٹ - اور مین ہائیم میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر شدید حملے کئے - نیز کیلے کی گودیوں پر بھی بم برسائے - جولائی کے مہینہ میں شبینہ حملوں میں برطانوی ہوائی جہازوں نے دشمن پر جتنے بم گرائے تھے - اس سال اس سے تین گنا زیادہ بم برسائے ہیں - اور دن کے وقت چار گنا زیادہ۔

لنڈن ۷ ر اگست - دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات مشرقی اور جنوب مشرقی علاقہ پر معمولی حملے کئے - تھوڑے سے لوگ زخمی ہوئے اور یونہی سا مالی نقصان ہوا - دو ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

بنکاک ۶ ر اگست سیام پر جاپان کا دباؤ برابر بڑھ رہا ہے - خیال کیا جاتا ہے - کہ جاپان اپنے اقتصادی مطالبات پورے کرانے کے بعد فوجی مطالبات پیش کرے گا۔

لنڈن ۶ ر اگست کل ہاؤس آف کامنز میں ایک بحث کے دوران میں پریذیڈنٹ بورڈ آف ٹریڈ نے کہا - اس امر کا امکان ہے کہ موسم سرما میں کوئلہ کے متعلق راشن سسٹم جاری کر دیا جائے

واشنگٹن ۶ ر اگست امریکن گورنمنٹ نے امریکہ میں روس کے کئی کروڑ ڈالر کا ضبط شدہ سرمایہ بحال کر دیا ہے۔

کراچی ۶ ر اگست - سندھ میں ہوائی حملہ سے بچاؤ کے کنٹرولر نے ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تجاویز حکومت سندھ کے روبرو پیش کر دی ہیں - ان تجاویز میں حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ حفاظت کرنے والی مختلف ۲۱ پارٹیاں بنائی جائیں - آگ بجھانے کا زیادہ سامان خریدا جائے ہوائی حملہ سے بچاؤ کی کمیٹی اس امر پر غور کر رہی ہے - کہ عام لوگوں کے استعمال کے لئے زمین دوز خندقیں اور پناہ گاہیں بنائی جائیں۔

کلکتہ ۶ ر اگست معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ پٹیالہ سنگاپور پہنچ گئے ہیں وہ وہاں جا کر ملایا اور ملحقہ علاقوں میں فوجی استحکامات کی پڑتال کریں گے - اور اپنی فوجوں کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

حصار ۶ ر اگست بارشوں کی قلت کی وجہ سے حصار میں قحط پڑنے لگا ہے سرکاری حلقوں کا بیان ہے - کہ آئندہ ہفتوں میں بہت سے آدمیوں کو ریلیف کے کام پر لگانا ہوگا۔

واشنگٹن ۶ ر اگست مسٹر کارڈل ہل نے اعلان کیا ہے - کہ امریکہ سیام میں جاپان کی نقل و حرکت کو کبھی پسند نہیں کریگا سیام میں جاپان کی کارروائی امریکن مفاد کے سراسر خلاف ہوگی - اور اسے روکنے کے لئے امریکہ ہر ممکن قدم اٹھائے گا۔

لنڈن ۶ ر اگست افریقہ میں فرانسیسی مقبوضات کے متعلق وشی کے سرکاری حلقوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جہاں تک جرمن مطالبات کا تعلق ہے - وشی گورنمنٹ افریقہ میں اپنے مقبوضات کے متعلق وہی پالیسی اختیار کریگی جو اس نے ہند چینی کے متعلق کی تھی۔

لنڈن ۶ ر اگست سویڈن کا سمندری بیڑہ مشق کر رہا اور ہنگامی صورت حالات کا مقابلہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی